شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ختم بخاری وجلسہ دستار بندی سے خطاب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد قال رسول اللہ صلعم "العلماء ورثۃ الانبیاء"

معزز علماء کرام، مشائخ عظام، ملک کے چپہ چپہ سے آئے ہوئے دین درد رکھنے والے مسلمانو اور میرے پیارے محبوب طلبائے کرام آج آپ علم وعرفان کے اس عظیم مرکز میں علوم دینیہ سے فراغت پانے والے آٹھ سو طلباء اور قرآن مجید کے حفظ جیسے نعمتِ عظمی کو سینوں میں محفوظ کرنے والے خوش نصیبوں کے اعزاز واکرام میں جمع ہو چکے ہیں۔ اس حیاتِ مستعار میں انسان پر خوشی کے کئی مواقع آتے رہتے ہیں لیکن ہر خوشی کا کوئی نہ کوئی بدل بھی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کا شادی کرنا بھی خوشی کا باعث ہے مگر یہ موقعہ دوبارہ بھی آ سکتا ہے کہ ایک شادی کے بعد دوسری شادی کی جائے۔ اولاد پیدا ہونے کا موقع بھی خوشی ومسرت کا لمحہ ہے مگر ایک بچے کے پیدا ہونے کے بعد دوسرا بچہ پیدا ہو کر دوبارہ خوشی کوشی کا یہ موقع ہاتھ آ سکتا۔ یہی حال اور بے شمار اللہ کی نعمتوں کا ہے۔ لیکن یہ ساعت جو کہ علوم الانبیاء سے فراغت اور دستارِ عظمت وفضیلت کا آپ حضرات کو حاصل ہو رہا ہے اس پر جو اظہار مسرت شرعی حدود کے اندر اور مالک الملک جل جلالہ کا جتنا شکریہ عجز وانکساری سے ادا کیا جائے کم ہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء باری تعالیٰ کے اس بے پناہ احسان پر اگر آپ تمام عمر سجدہ ریز رہیں تو "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا" حصول علم کے اس نعمت کا شکریہ ادا کرنا ہی ناممکن ہے۔ اور میری رائے تو یہ کہ یہ موقع زندگی بھر کا سب سے بہترین لمحہ ہے۔ جس کی نظیر اور تشبیہ کسی دوسرے خوشی سے دنیا بھی عبث ہے۔ اکابرین اور بزرگوں کے ہاتھوں ان طلبائے کرام کے سروں پر دستار بندی جو کہ عظمت واعتماد کی علامت ہوتی ہے زندگی میں یہ موقع بار بار نہیں آتا۔

معزز سامعین کرام زندگی میں آپ اور ہم کئی مجالس میں بیٹھنے اور شریک ہونے کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ کبھی بادشاہوں اور اقتدار کے ایوانوں میں۔ کبھی سیاسی اجتماعات اور محافل میں، کبھی شادی وغمی اور گاؤں، شہروں کے حجروں اور بیٹھکوں میں اور کبھی آج جیسے علم وعرفان سے معمور ومنور اجتماع میں مل بیٹھنے کا موقع ہاتھ آ جاتا ہے۔ مگر اللہ کے ہاں زندگی کا مقدس ترین وقت یہی ہے جو آپ آج یہاں وارثان رسولؐ کے ساتھ گرمی وتکالیف سے بے نیاز ہو کر گزار رہے ہیں۔ کیونکہ یہاں آپ خالص اللہ کی رضا اور اپنے محبوب صلعم کی احادیث حاصل کرنے والوں کی دلجوئی،

کے لئے آئے ہوئے ہیں۔حضور اکرمؐ کے فرمان کے مطابق ایسے مجالس کو کروڑوں فرشتے گھیر کر شرکت کرنے والوں پر اللہ کے لامتناہی برکات ورحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔رب ذوالمنن ایسی محفل جس میں قال اللہ وقال الرسول کا درس ہوتا ہے' میں شرکت کرنے والے ہر فرد کا نام ازراہ فخر۔لے کر ذکر فرماتے ہیں۔اس مادہ پرستی اور ہوس اقتدار کے دور میں اگر کرسی اقتدار پر بیٹھا کوئی فرد اپنے مجلس میں ہم میں سے کسی کا نام ذکر کرے تو معلوم ہونے پر ہمارے فخر وخوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی پھر بادشاہوں کے بادشاہ رب العالمین جس کا نام سے وہ کتنا خوش بخت ہوگا۔

محترم دوستوں! بہت سستا سودا ہے۔محنت کم اور انعام اتنا بڑا جس کا تصور بھی اس دار فانی میں ناممکن ہے۔آپ انشاء اللہ حاصل کریں گے' دنیا کے معمولی نفع حاصل کرنے کے لئے ہم دن رات کی پرواہ کئے بغیر جہد مسلسل میں مصروف رہتے ہیں۔جبکہ نفع کا حاصل کرنا بھی غیر یقینی' موہوم اور فانی اور دین کی خاطر یہاں آپ کا تھوڑے وقت کے لئے بیٹھنا اس پر اجر وثواب کا ملنا یقینی اور دیرپا انشاء اللہ اخروی دنیوی نجات کا ذریعہ ہوگا۔

محترم حاضرین! جامعہ حقانیہ اور اس جیسے اور دینی اداروں میں پیغمبروں کے وارثین پیدا ہورہے ہیں۔دنیاوی علوم کے لئے کہیں میڈیکل یونیورسٹی ہے تو کہیں انجینئرنگ یونیورسٹی اسی طرح ہر علم کے الگ ادارہ طلباء ڈاکٹر انجینئر وغیرہ بن کر نکلتے ہیں۔جامعہ حقانیہ سے علوم الانبیاء جو کہ انبیاء کی میراث ہے میں مہارت حاصل کرنے والے ماہر بن کر نکلتے ہیں۔انبیاء کی میراث مال دولت نہیں ہوتی بلکہ علم جو کہ اللہ کی صفت ہے انبیاء اس کے حاملین ہوتے ہیں جو کہ ان مدارس میں پڑھنے والوں کو منتقل ہو کر یہ خوش نصیب طلباء انبیاء کے وارث بن جاتے ہیں۔

آج آپکے سامنے جن آٹھ صد طلباء کی دستار بندی ہوگی یہ پیغمبرؐ کے اسی میراث کے حاملین ہیں۔یہ قارون کے وارث نہیں فرعون ونمرود کے وارث نہیں۔انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں کتنا بڑا مقام ان کو حاصل ہورہا ہے۔

مادہ پرستی کے اس دور میں کوئی قارون کا وارث بننے کا طلبگار ہے اور کوئی ہامان وشداد کا۔اور بعض اللہ کے برگزیدہ بندے پیغمبر کے وارث بننے کے شوق میں گھر بار چھوڑ کر نکلے ہوئے ہیں۔یہی وہ وارثین نبی ہیں جن کے اکرام میں آپ سینکڑوں میلوں کی تکالیف برداشت کر کے تشریف لائے ہیں۔رحمت کے فرشتے ان طلباء کے قدموں میں پَر بچھاتے ہیں۔ان کے لئے فرشتے اور آسمان وزمین کے تمام رہنے والے دعائیں دیتے ہیں۔بزرگوں کے بقول ان عاشقانِ علوم نبوت کی نقل وحرکت سے آنے والے عذاب ٹل جاتے ہیں۔

معزز حاضرین جامعہ حقانیہ کے تاسیس اور تاریخ سے آپ میں سے اکثر واقف ہیں۔ادارہ کے بانی وموسس شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق برداللہ مضجعہ نے اس کی ابتداء اکوڑہ خٹک کے ایک چھوٹی سی مسجد سے کی۔ آج اللہ کے کرم سے ادارہ کی شعاعیں اطراف عالم میں پھیل چکی ہیں۔یہ سب کچھ حق تعالیٰ کے خصوصی فضل اور جامعہ کے بانی کے اخلاص' تقویٰ اور شبانہ روز اللہ کے حضور گریہ وزاری ودعوات کا نتیجہ ہے۔ان کی وفات کے وقت دورۂ

حدیث کے طلباء کی تعداد ڈھائی صد تھی۔ان کے دعوات کا ثمرہ ہے کہ اب سال کے ابتداء میں علمی استعداد اور ادارہ کے شایانِ شان حامل علماء کو علوم نبوی سے آراستہ کرنے کے پیش نظر سخت اور کڑے امتحان اور مختلف مراحل میں کامیاب ہونے والوں کا داخلہ صرف دورہ حدیث شریف میں آٹھ سو سے اوپر ہے اگر داخلہ میں معمولی رعایت و نرمی کا معاملہ ہوتا تو یہ تعداد دو ہزار تک پہونچ جاتی۔حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ رات کے اندھیروں میں رو رو کر حقانیہ کے ماضی، حال اور مستقبل میں فارغ ہونے والوں کے دنیا و آخرۃ میں سرخروئی کے لئے دست بدعا رہتے۔دعاوؤں کی قبولیت کے آثار اظہر من الشمس ہیں۔بحمد للہ آج اس مرکز علمی کا ہر روحانی و علمی فرزند اشاعتِ دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے میدانوں میں کسی نہ کسی صورت میں مصروف عمل ہے۔

تعلیمی سال کے ابتداء میں داخلوں کے لئے شائقین علوم نبویہ کے بے پناہ ہجوم و کثرت کے پیش نظر انتظامیہ کی خواہش ہوتی ہے۔کہ طلباء کا داخلہ ڈھائی تین ہزار تک ہو جائے مگر تکمیل عزائم کی راہ میں وسائل کی کمی آڑے آکر رکاوٹ بن جاتی ہے۔دو ہفتہ قبل جامعہ حقانیہ کی مجلس شوریٰ نے ادارہ کے واجبی اخراجات کے لئے ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے سالانہ بجٹ کی منظوری دی جبکہ تعمیری اخراجات و دیگر عزائم کے منصوبے اس کے علاوہ ہیں۔

باوجود اتنے اخراجات کے ادارہ کی امتیازی خصوصیت یہ کہ اسکی مستقل اور مقرر کردہ آمدنی پانچ روپے ماہوار یا سالانہ نہیں اور نہ چندہ جمع کرنے کیلئے اسکا کوئی سفیر بیرون ملک جاتا ہے۔حضرت شیخ الحدیثؒ اپنی حیات میں شوریٰ سے بجٹ کی منظوری لیتے وقت ادارہ کے خالی خزانہ کا ذکر کر کے مجلس سے فرماتے تو کلا علی اللہ آئندہ بجٹ کی منظوری دی جائے۔اب بھی وہی حالت ہے۔بجٹ کی منظوری کے وقت مطلوبہ بجٹ کا دسواں حصہ بھی دارالعلوم کی ملکیت میں نہیں ہوتا۔اکابر کے اسی توکل اور اعتماد کو وسیلہ بنا کر سال کے آخر تک ضروریات اللہ تعالیٰ پورے فرما دیتے ہیں۔

بین الاقوامی حالات اور روز افزوں مہنگائی کے پیش نظر فارغ التحصیل ہونے والے فضلائے بالخصوص عامۃ المسلمین اور ادارہ کے متعلقین واحباب سے بالعموم میری درخواست ہے کہ آپ میں سے ہر ایک اس عظیم مرکز علمی کے بقاء واستحکام ومزید ترقی کے لئے سفیر ومعاون بن کر اس کے دینی وعلمی پیغام کو گھر گھر پہونچا دیں۔آپ میں سے ہر ایک کو یہ بھی معلوم ہے کہ تمام عالم کفر نے یہ ادارہ اپنا ٹارگٹ بنا دیا ہے۔اس کی وجہ صرف اور صرف یہ کہ اشاعت علم ہو یا اللہ کے دین کی سربلندی واحیاء کا ہر تحریک، حقانیہ کے فضلاء قائدانہ صلاحیتوں کے پیش نظر فرنٹ لائن میں رہتے ہیں۔یہی اس ادارہ کی وہ ادا ہے جس کو عالم کفر اپنے ایجنڈے کی راہ میں رکاوٹ سمجھ رہا ہے۔دعا فرماتے رہیں کہ رب العزت علم و عرفان کے اس مرکز کو ہر قسم کے آفات وفتنوں سے محفوظ رکھے۔آخر میں بندہ و جناب حضرت مہتمم صاحب مدظلہ وتمام منتظمین دل کی گہرائیوں سے آپ کی آمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کے شایان شان خدمت نہ کرنے پر آپ سے معذرت خواہ ہیں۔